سوال

(898) دعاء اور قنوتِ نازلہ میں غیر مسنون دعائیں پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قنوت نازلہ کے متعلق ایک استفسار پہلے بھی بھیجا تھا جس کا جواب مل گیا تھا۔ جزاکم ا خیراً۔ اب ایک صاحب نئے سرے سے اس بات پر معترض ہیں کہ آپ مسنون دعاؤں کے ساتھ غیر ماثور دعائیں نہ کیا کریں۔ مثلاً میں یہ مندرجہ ذیل دعائیں بھی مانگتا ہوں جو میں نے مختلف علماء ہی سے سنی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ عَلَیکَ بِحُکَّامِنَا المُنَافِقِینَ۔

اَللّٰھُمَّ دَمِّرھُم تَدمِیرًا۔

اَللّٰھُمَّ بَدِّدھُم تَبدِیدًا۔

اَللّٰھُمَّ خُذھُم اَخذَ عَزِیزٍ مُقتَدِرٍ۔

اَللّٰھُمَّ عَلَیکَ بِالیَھُودِ وَالھُنُودِ وَالمُشرِکِینَ۔

اَللّٰھُمَّ انصُرِ المُجَاھِدِینَ فِی سَبِیلِکَ فِی کُلِّ مَکَانٍ۔

اَللّٰھُمَّ انصُرھُم نَصرًا عَزِیزًا۔

اَللّٰھُمَّ افتَح لَھُم فَتحًا مُّبِینًا۔ اَللّٰھُمَّ افتَح لَھُم فَتحًا قَرِیبًا۔

اَللّٰھُمَّ انجِ اِخوَانَنَا المُسلِمِینَ۔

اَللّٰھُمَّ اکفِنَا شُرُورَ اَعدَائِنَا بِمَا شِئتَ۔

اوران کے ساتھ ایک آدھ دعا اور بھی حسب موقع ملا لیتا ہوں۔ اس بارے میں وضاحت فرما دیں۔ کہ ان دعاؤں کی گنجائش ہے یا نہیں؟ معترض مذکور کا کہنا ہے، کہ مسنون دعائیں ہی جامع مانع ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے کسی زائد دعا کی حاجت نہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دعا کے سلسلہ میں اصل یہ ہے کہ منقول و مأثور کا اہتمام کیا جائے۔ لیکن ''قنوت نازلہ'' کے بارے میں کچھ وُسعت معلوم ہوتی ہے۔ منصوص کے علاوہ حسب حال، جو بھی دعایہ کلمات اختیار کر لیے جائیں درست ہیں۔ کیونکہ قنوت نازلہ سے مقصود یہ ہوتا ہے، کہ مقہور و مظلوم مسلمانوں کی فتحیابی اور درندہ صفت سفاک خونخوار دشمنوں اور ظالموں کی تباہی و بربادی کے لیے دعا کی جائے۔ جس دعا سے یہ مقصد حاصل ہو، ''قنوتِ نازلہ'' میں پڑھی جا سکتی ہے۔

صاحب ''المرعاة'' فرماتے ہیں:

'واعلم أَنَّہٗ لَم یثبت فِی الدُّعاءِ فی قُنُوتِ النَّازِلَۃِ عَنِ النَّبِیّ ﷺ، ولَا عَنِ السَّلَفِ، وَالخَلفِ دُعاءٌ مَخصُوصٌ مُتعَیّنٌ لِقُنُوتِ الوِترِ، لِأَنَّہٗ مِنَ المعلُومِ أَنَّ الصَّحابَۃَ کَانُوا یَقنُتُونَ فِی النَّوَازِلِ وَہٰذَا یدُلُّ عَلٰی أَنَّھُم مَا کَانُوا یُحَافِظُونَ عَلٰی قُنُوتٍ رَاتِبٍ وَلِذٰلِکَ قَالَ العُلَماءُ: إِنَّہٗ یَنبَغِی الدُّعاءُ فِی ذٰلِکَ بِمَا یُنَاسِبُ الحَالَ، کَمَا صَرَّحَ بِہٖ فُقَھَاءُ الشَّافِعِیَّۃِ، وَالعَلَّامَۃُ الأَمِیرُ الیَمَانِیُّ فِی شَرحِ بُلُوغِ المَرَامِ۔ فَبِأَیِّ دُعَاءٍ وَقَعَ۔ کَفٰی۔ وَحَصَلَ بِہِ المَقصُودُ' (۲/۲۲۱، ۲۲۰)

بعض اہلِ علم نے مشہور دعا ''اَللّٰھُمَّ اھدِنِی فِیمَن ہَدَیتَ'' کو قنوتِ نازلہ میں ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن امام نووی رحمہ اللہ نے ''شرح مسلم میں فرمایا ہے:

صحیح بات یہ ہے، کہ مشارٌالیہ دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔ شرط نہیں۔ ''اصل الفاظ ملاحظہ ہوں:

'وَالصَّحِیحُ أَنَّہٗ لَا یَتَعَیَّنُ فِیہِ دُعَاءٌ مَخصُوصٌ، بَل یَحصُلُ بِکُلِّ دُعَاءٍ۔ وَفِیہِ وَجہٌ أَنَّہٗ لَا یَحصُلُ إِلَّا بِالدُّعَاءِ المَشھُورِ۔ اَللّٰھُمَّ اھدِنِی فِیمَن ہَدَیتَ إِلٰی آخِرِہٖ۔ وَالصَّحِیحُ أَنَّ ہٰذَا مُستَحَبٌّ، لَا شَرطٌ' (۵/۱۷۶)

اور ''سُبُلُ السَّلَامِ'' میں الفاظ یوں ہیں:

'وَمِن ہُنَا قَالَ بَعضُ العُلَمَاءِ: یُسَنُّ القُنُوتُ فِی النَّوَازِلِ، فَیَدعُوا بِمَا یُنَاسِبُ الحَادِثَۃَ۔' (۱/۱۸۵)

یعنی ''اسی بناء پر بعض علماء نے کہا ہے، کہ حوادث میں دعاے قنوت کرنا مسنون ہے۔ انسان حادثہ کے مناسب دعا کرے۔''

اور صحیح مسلم (۵/۱۷۸) میں ہے:

'وَیَدعُوا لِلمُؤمِنِینَ، وَیَلعَنُ الکُفَّارَ' (صحیح مسلم، بَابُ استِحبَابِ القُنُوتِ فِی جَمِیعِ الصَّلَاۃِ إِذَا نَزَلَت بِالمُسلِمِینَ نَازِلَۃٌ، رقم: ۶۷۶)، (صحیح البخاری، بَابُ فَضلِ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ، رقم: ۷۹۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں قنوتِ نازلہ میں مومنوں کے لیے دعا کرتے اور کفار پر لعنت بھیجتے تھے۔'' دیگر عمومات کے علاوہ روایت ہذا کا اطلاق بھی اس امر کا مؤید ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ